روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 7۔اگست 2014ء 10شوال 1435 ہجری 7 ظہور 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 178

خادم حدیث

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔
اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور آگے اسی طرح اسے پہنچایا جس طرح اس نے سنا تھا۔کیونکہ بہت سے ایسے لوگ جن کو بات پہنچائی گئی ہو براہ راست سننے والوں سے زیادہ یادرکھنے والے اور سمجھنے والے ہوتے ہیں۔

(جامع ترمذی کتاب العلم باب الحث علی تبلیغ السماع حدیث نمبر 2581)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں:

ایک نہایت مخلص دوست ترگڑی کے شاعرمحمد اسماعیل صاحب فوت ہوگئے ہیں۔بہت جوش اور اخلاص رکھنے والے تھے۔ان کی بعض نظموں نے (دعوت الی اللہ) میں بہت مدد دی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ان کی کتاب چٹھی مسیح کو بہت پسند کیا تھا۔حقہ کے بہت دشمن تھے۔اس کے متعلق ہمیشہ بحث کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر آپ نے یہ عیب نہ مٹایا تو کیا مٹایا۔گو ایک بات پر ہی زور دینا اصل دانائی نہیں۔لیکن ان کی غیرت ایمانی اور بدی سے نفرت کی وجہ سے ان کا یہ اصرار بھی بہت اچھا لگتا تھا۔ (الفضل 4/اپریل 1924ء)

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الاول نے 1912ء میں ایک خطاب میں تمباکو نوشی چھوڑنے کی پُرزور تلقین فرمائی۔ (الحکم 28فروری 1912ء ص6)

حضور کی یہ نصیحت نہایت مؤثر اور کارگر ثابت ہوئی۔اخبار الحکم لکھتا ہے۔

بہت سے آدمیوں نے حقہ نوشی سے توبہ کرلی اور حقے ٹوٹ گئے۔مدرسہ کے طالب علموں میں سے جو سگریٹ نوشی کے عادی تھے۔وہ اپنی توبہ کی درخواستیں پے درپے بھیج رہے ہیں۔بعض کو اس قبیح عادت کے ترک سے تکلیف بھی ہوئی ہے۔حضرت خلیفة المسیح نے ان کے لئے ایک نسخہ تجویز کیا ہوا ہے۔میں اس کو افادہ عام کے لئے درج کردیتا ہوں۔

فرمایا کہ جب حقہ کی خواہش پیدا ہو تو چند کالی مرچیں منہ میں رکھ لو اس سے یہ تکلیف جاتی رہے گی۔بہرحال یہ خدا کے فضل کی بات ہے کہ یہ بلا ہمارے مدرسہ سے رخصت ہونے کو ہے بلکہ ہوچکی ہے۔ (الحکم 14فروری 1912ء ص8)

ضرورت انسپکٹران مال آمد

نظارت مال آمد میں انسپکٹران کی چند آسامیاں خالی ہیں۔خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے ایف۔اے پاس امیدوار جن کی عمر 25 تا 30 سال ہو اپنے صدر/امیر صاحب کی سفارش سے اپنی درخواستیں معہ سندات بھجوائیں۔اس کے لئے درج ذیل نصاب کے مطابق امتحان پاس کرنا ضروری ہے۔

(الف) قرآن مجید ناظرہ مکمل، پہلا پارہ ترجمہ، چالیس جواہر پارے، ارکان دین حق، نماز مکمل باترجمہ

(ب) کتاب کشتی نوح، برکات الدعا، عام دینی معلومات اور بابت عقائد جماعت احمدیہ پر ایک مضمون لکھنا ہوگا۔

(ج) انگریزی و حساب بمطابق معیار میٹرک اور عام معلومات وغیرہ۔

امیدوار کا خوشخط لکھنا لازمی ہوگا۔ نیز کامیاب ہونے کیلئے پچاس فیصد نمبر حاصل کرنے لازمی ہوں گے۔

(ناظر مال آمد ربوہ)

سیکرٹریان وقف نو توجہ فرمائیں

براہ مہربانی ایسے واقفین نو جو جماعت نہم کا امتحان پاس کرکے اس وقت جماعت دہم میں زیر تعلیم ہیں۔ان کو مورخہ 8/اگست 2014ء بروز جمعہ 11 بجے دن سے قبل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ بھجوانے کا انتظام فرما کر ممنون فرمائیں۔

(وکیل وقف نو تحریک جدید)

درخواست دعا

☆مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔آمین

بول رے مالک بول

تیرے ہاتھ خزانے سارے میرا اک کشکول
تیرے گھرے بہتے پانی، میرا خالی ڈول

میں نہ جانوں کون بھرے گا اس کو تو ہی بول
مالک کچھ تو بول، بول رے مالک بول

کتنے ہی پھرتے ہیں جگ میں اپنا آپ سجائے
کتنے بھاگی لوگوں کو تو نے خلعت پہنائے

میرے تن پہ جو کرتا ہے اس میں لاکھوں جھول
کون مٹائے جھول، بول رے مالک بول

جس پلڑے میں میرے عملاں اوپر اٹھتا جائے
کتنے جتناں کر ڈالے اے کاش یہ نیچے آئے

کیا شے اس میں ڈالوں جس سے بھاری ہووے تول
ہو کیسے بھاری تول، بول رے مالک بول

تیرا کشن کنہیا جگ کو تیری اُور بلائے
آنکھ کے اندھوں، کان کے کچوں کو پر سمجھ نہ آئے

نہ جانے ان سنگ دلوں کے کب چٹخیں گے خول
کیسے چٹخیں خول، بول رے مالک بول

منگتی در پہ آن پڑی ہے جھولی کو پھیلائے
اس آشا میں اس در سے کوئی خالی ہاتھ نہ جائے

کھٹ کھٹ دستک دیتی جاؤں اب تو کنڈی کھول
ربّا کنڈی کھول، بول رے مالک بول

کون کھرا ہے کون ہے کھوٹا کس نے بھرا سوانگ
کس کس پیتل تانبے اوپر چڑھی ہوئی ہے رانگ

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے کھولے جائے پول
ڈھول کے اندر پول، بول رے مالک بول

یاں سے سن کے وہاں سنائے ہر اک کو اُکسائے
کان میں پھونکیں مارنے والے کو کوئی سمجھائے

پاک پوتر رشتوں میں تو مورکھ بس نہ گھول
بول دے ان کو بول، بول رے مالک بول

دنیا فانی آنی جانی اس کا کیا وشواس
مورکھ تو نے کاہے کو اس جگ سے رکھی آس

گاتا جائے بنجارہ یہ پیٹ پیٹ کے ڈھول
پر کون سنے یہ ڈھول، بول رے مالک بول

تو اللہ ہے۔ تو ہی رب ہے۔ تو رحمٰن رحیم
تو مالک، تو قدرت والا۔ بخشنہار کریم

ستاری کی چادر دے دے عیب نہ میرے کھول
یوں کر نہ مجھے بے مول مجھ سے کچھ تو بول
ربّا اب تو بول۔ مالک مجھ سے بول

صاحبزادی امۃ القدوس

تعلق باللہ کی کیفیت

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود تعلق باللہ کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''خداتعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنے والے اس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں جو اول دور سے آگ کی روشنی دیکھے اور پھر اس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اس آگ میں اپنے تئیں داخل کردے اور تمام جسم جل جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے۔ اسی طرح کامل تعلق والا دن بدن خداتعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ محبت الٰہی کی آگ میں تمام وجود اس کا پڑ جاتا ہے اور شعلۂ نور سے قالب نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ آگ لے لیتی ہے۔ یہ انتہا اس مبارک محبت کا ہے جو خدا سے ہوتی ہے۔ یہ امر کہ خداتعالیٰ سے کسی کا کامل تعلق اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ صفات الٰہیہ اس میں پیدا ہو جاتی ہیں اور بشریت کے رذائل شعلۂ نور سے جل کر ایک نئی ہستی پیدا ہوتی ہے اور ایک نئی زندگی نمودار ہوتی ہے جو پہلی زندگی سے بالکل مغائر ہوتی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 16-17)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

12

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

میسیڈونیا، لتھوانیا، اسٹونیا اور رومانیہ کے وفود کی ملاقاتیں، سوال وجواب اور تاثرات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

16 جون 2014ء

حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور سب سے پہلے ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا نے دفتری ملاقات کی اور اپنے مختلف معاملات پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

وفود کی ملاقاتیں

بعدازاں گیارہ بجکر بیس منٹ پر مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

میسیڈونیا کا وفد

سب سے قبل میسیڈونیا (Macedonia) سے آنے والے وفد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

☆ میسیڈونیا سے امسال جلسہ جرمنی پر 55 افراد کا وفد قریباً دو ہزار کلومیٹر کا فاصلہ 35 گھنٹوں میں طے کر کے پہنچا۔

☆ اس وفد میں 28 عیسائی دوست، 10 غیر از جماعت مسلمان اور 17 احمدی احباب تھے۔

☆ امسال میسیڈونیا کے ایک مقامی ٹی وی کے دو صحافی اور ایک کیمرہ مین بھی شامل ہوئے۔ تینوں دن وہ مختلف پروگراموں کی ریکارڈنگ کرتے رہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ واپس جا کر اپنے ٹی وی پر یہ پروگرامز دکھائیں گے۔ موصوف نے بتایا کہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونا اور خلیفۃ المسیح سے ملنا میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔ جلسہ سالانہ کے پروگراموں نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔

☆ اس وفد میں سے جلسہ کے آخری دن 9 افراد نے بیعت بھی کی۔

☆ ایک خاتون جس کا تعلق میڈیا سے تھا اس نے سوال کیا کہ کیا خلیفۃ المسیح جلسہ کے تمام انتظامات سے مطمئن ہیں اور جو تعداد جلسہ میں شامل ہوئی ہے کیا وہ آپ کی توقعات کے مطابق ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو ترقی کرنے والی قومیں ہوتی ہیں وہ بہتر سے بہتر کی تلاش میں رہتی ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم اس سٹیج پر پہنچ گئے ہیں کہ ہم نے سب کچھ حاصل کر لیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے جلسہ کے منتظمین کو ہدایت کی ہوئی ہے کہ وہ ریڈ ٹبک بنائیں اور جلسہ کے انتظامات میں جو بھی کمیاں رہ گئی ہوں ان کا اندراج اس ریڈ ٹبک میں ہوتا کہ آئندہ سال ان کمیوں پر قابو پایا جائے اور ان کا اعادہ نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب کل بجلی کے انتظام میں خرابی ہوئی۔ جس کی وجہ سے آواز صحیح نہیں پہنچ رہی تھی۔ تو میں کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ میں انتظامات سے مطمئن ہو گیا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض دفعہ عورتوں کی طرف سے بچوں کی سہولیات میں کمی ہو جاتی ہے۔ اس کی اطلاع آتی ہے۔ مجھے تو بہت سے لکھنے والے احباب لکھ کر بتا دیتے ہیں۔ اب جلسہ ختم ہوا ہے تو جہاں جہاں کوئی کمی رہی ہے اس کی اطلاعیں مجھے آتی رہیں گی۔ اگلے سال انشاء اللہ ان کمیوں کو دور کریں گے۔ باقی جہاں تک جلسہ کی حاضری کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کی اکثریت شامل ہوگئی ہے۔ 90 سے 95 فیصد لوگ شامل ہو گئے ہیں۔ بڑا اچھا ماحول تھا۔ تعداد کافی تسلی بخش ہے۔ بہرحال مزید بہتری کی ضرورت ہے کیونکہ ہر سال تعداد بڑھتی ہے اور ضروریات بھی بڑھتی ہیں۔ اس لئے مزید بہتری پیدا کرنے کی ضرورت رہتی ہے۔

☆ ایک مہمان نے سوال کیا کہ اگر عیسائی (دین) قبول نہ کرے تو اس کے ساتھ کیا ہوگا؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ مذہب انسان کے دل کا معاملہ ہے۔ اعمال کا دارومدار انسان کی نیت پر ہے۔ کسی کے ساتھ خدا کیا کرتا ہے یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ اگر کوئی نام کا (-) ہے اور دوسروں کو نقصان پہنچانے والا (-) ہے اور اس کے اعمال برے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اس کے مقابل پر ایک عیسائی ہے جو اعلیٰ اخلاق والا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو بخشنے کا اختیار رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح طور پر بتا دیا ہے کہ لا اکراہ فی الدین ......(البقرۃ:257) کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے کھل کر نمایاں ہو چکی ہے۔

حضور انور نے فرمایا حق، (دین) کی تعلیم ہی ہے جو ہر لحاظ سے کامل ہے۔ باقی خدا جس طرح چاہے فیصلہ کرے جسے چاہے بخش دے۔ جسے چاہے سزا دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ (دین) کی تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرو اور خدا کے بندوں کے حقوق ادا کرو اور تمام انبیاء کرام جو گزشتہ اقوام میں آئے ان کا احترام کرو۔ گزشتہ انبیاء کرام نے ایک آخری نبی کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی جس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی تعلیم کامل ہونی تھی۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے آنے کے ساتھ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی اور آپ پر شریعت کی تعلیم کامل کر دی گئی۔ اب ایک طرف تو (دین) کی کامل تعلیم موجود ہے تو پھر دوسری طرف (-) کی اتنی بری حالت کیوں ہے؟

حضور انور نے مہمانوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ (دینی) تعلیم کا ایک عملی نمونہ آپ لوگوں نے جلسہ سالانہ پر دیکھ لیا ہوگا۔ آپ کو یہاں پیار محبت اور سلامتی اور امن ہی نظر آیا ہوگا۔ باقی خلاصہ وہی ہے کہ جزا سزا کا معاملہ خدا کے پاس ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں جس کو مسیح مہدی بنا کر بھیجا ہے اس کو قبول کرو گے تو دنیا کے اور آخرت کے انعامات پاؤ گے۔ کس کو کتنا انعام دینا ہے یہ خدا کا معاملہ ہے۔

☆ ایک خاتون نے سوال کیا کہ آخرت میں مرنے کے بعد دوسرے مذاہب کے لوگوں سے کیا سلوک ہوگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کا جواب میں دے چکا ہوں۔ اخروی زندگی ایک دائمی زندگی ہے۔ دنیا میں نیک کام کرو گے، نیک اعمال بجالاؤ گے اور اللہ کا حق ادا کرو گے اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرو گے تو خدا کہتا ہے کہ میں تمہیں جنتوں کا وارث بناؤں گا۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ جو یہودی ہیں، نصاریٰ ہیں اور صابی ہیں ان میں سے جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا ہے اور اس نے نیک عمل کئے ہیں خدا تعالیٰ اسے جزاء سے نوازے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک آخری نبی کے آنے کی پیشگوئی تھی اس کو ماننا ضروری ہے۔ اس کو قبول کرنے کی صورت میں ہی اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ہوتا ہے۔ یعنی رسول کریم ﷺ۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم! فلاں آدمی کو اللہ نہیں بخشے گا۔ اس پر اللہ نے فرمایا کہ کون ہے جو مجھ پر پابندی لگائے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا۔ میں نے اسے بخش دیا۔ ہاں خود اُس شخص کے اعمال ضائع ہو گئے جس نے ایسا کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس انسان کو نیک اعمال بجالانے چاہئیں اور نیکیوں میں آگے بڑھنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے اور ہر چیز پر حاوی ہے۔ جس کو چاہے بخش دے۔

☆ ایک مہمان نے کہا کہ میں پیدائشی عیسائی ہوں اور پہلی دفعہ آیا ہوں۔ آپ کی آرگنائزیشن دیکھی ہے۔ موصوف نے سوال کیا کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میرے ذہن میں خیال آتا ہے کہ دنیا میں اتنے زیادہ مذاہب پائے جاتے ہیں۔ کیا یہ سب اکٹھے ہو کر ایک سمت چل سکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسی کام کیلئے تو جماعت احمدیہ قائم ہے کہ تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرے تاکہ سب ایک ہو جائیں۔ علیٰ دین واحد۔ یہ پیشگوئی تھی کہ مسیح اور مہدی آئے گا اور سب کو اکٹھا کرے گا۔ جماعت احمدیہ اسی بات کی (دعوت الی اللہ) کرتی ہے۔ امریکہ میںساؤتھ اور نارتھ کے ممالک میں، افریقہ کے مغربی ممالک میں بھی اور مشرقی ممالک میں بھی، یورپ میں بھی، ایشیا میں بھی، فارایسٹ کے ممالک میں بھی، جزائر میں بھی غرضیکہ ہر جگہ ہم (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں اور امن کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک گاؤں قادیان میں دعویٰ کیا کہ خدا نے مجھے...... مسیح اور مہدی بنا کر بھیجا ہے۔ وہ آواز جو ایک گاؤں سے اُٹھی تھی کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 204 ممالک میں پھیل چکی ہے اور دنیا کے مختلف مذاہب اور قوموں سے لوگ جماعت احمدیہ شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہماری یہی خواہش ہے کہ دنیا ایک دین پر، ایک مذہب پر اکٹھی ہو۔ ایک خدا کو ماننے والی ہو تاکہ سب مل کر امن سے رہیں۔

☆ ایک مہمان نے سوال کیا کہ کیا کوئی ایسی صورت ممکن ہے کہ مختلف مذاہب کے لیڈر بیٹھ کر بات کریں اور پلاننگ کریں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جماعت احمدیہ اس بات کی کوشش کرتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے ملکہ وکٹوریہ کو خط لکھا تھا کہ ہم سب جو ایک خدا پر

ایمان رکھتے ہیں تو اُسی خدائے واحد کے نام پر ہم سب کو اکٹھا ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ابھی اس سال گلڈ ہال میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی ہے جس میں عیسائی، یہودی نمائندگان، دلائی لامہ کا نمائندہ اور دیگر مذاہب کے نمائندے تھے اور ہزار کے قریب مختلف مذاہب اور قوموں سے لوگ شامل تھے اور اس کانفرنس کا موضوع ''اکیسویں صدی میں خدا کا تصور'' تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ (دین حق) کی نمائندگی میں میں نے ایڈریس پیش کیا تھا تو جماعت احمدیہ پہلے سے ہی مذاہب کے لیڈروں کو اکٹھا کرنے پر کام کر رہی ہے۔

☆ایک مہمان نے سوال کیا کہ ہمارے ملک میسیڈونیا کیلئے جماعت کا کیا پلان ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر میسیڈونیا آزادی سے کام کرنے دے تو ہم کام کریں گے اور وہاں (دین) کی حقیقی تعلیم کا پیغام دیں گے اور بتائیں گے کہ کس طرح تمام مذاہب ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو سکتے ہیں اور کس طرح باہمی پیار و محبت اور امن، رواداری کے ساتھ مل جل کر رہا جا سکتا ہے۔

☆ایک مہمان دوست نے سوال کیا کہ ایک آدمی اچھے کام کرے لیکن وہ خدا کی عبادت نہ کرے تو کیا اس کو جزاء ملے گی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں انسان کی پیدائش کی غرض ہی عبادت بتائی ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون 'اور میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں' تو عبادت کرنا ضروری ہے۔ جو عبادت بھی کرے گا اور ساتھ نیک اعمال بھی بجالائے گا تو وہ دوسرے کی نسبت جو محض نیک اعمال بجالائے گا اونچے درجہ پر ہوگا جیسے وِکٹری سٹینڈ ہوتا ہے، کوئی پہلی پوزیشن پر کھڑا ہوتا ہے کوئی دوسری پوزیشن پر اور کوئی تیسری پوزیشن پر۔ باقی جزاء اللہ نے دینی ہے وہ جس طرح چاہے دے۔

مہمانوں کے تاثرات

☆ایک مہمان Nikolcho Goshevski (نیکلچو گوشیوسکی) تھے جو ایک سرکاری دفتر میں کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا یہ وزٹ مذہب کو جاننے اور مذہب کے بارے میں غور و فکر کے اعتبار سے بہت اچھا ہے۔ جلسہ کی تقاریر نے مجھ پر بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔ حضور انور کے خطابات نے میرے (دین) کے بارہ میں خیالات کو تبدیل کر دیا ہے۔ قبل ازیں میں (دین) کو ایک radical اور تشدد پسند مذہب کے طور پر دیکھتا تھا اور اب میں نے اپنے پُرانے خیالات کو تبدیل کر دیا ہے۔ (دین) تو امن پھیلانے والا مذہب ہے۔

☆ایک مہمان Dusko Vuksanov (دوشکو ووکسانوو) تھے جو ایک پرائیویٹ فرم کے ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ:

یہاں جلسہ کے موقع پر قیام، تقاریر، میل ملاقات اور اجتماعی عبادت کے اثرات مجھے اس طرف لے کر جاتے ہیں کہ میں (دینی) تقاریب، روایات نیز اس مذہب کے بارہ میں علم حاصل کروں۔ مجھ پر سب سے زیادہ اثر حضور انور کی تقاریر کا ہوا۔ میں اگلے سال بھی بڑے شوق کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہونا چاہوں گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات میں ہم نے سوالات بھی کئے۔ خلیفہ نے ہر اس بات کی وضاحت کی جو ہم نے پوچھی۔ ان کے جوابات سے (دین) کے بارہ میں ہماری سوچ تبدیل ہوئی۔ حضور کے جوابات نہایت مدبرانہ تھے اور ان میں سچائی تھی۔ ہمیں معلوم ہوا کہ مذہب کی تعلیم کتنی اچھی ہے جو سب کو امن اور محبت کی تعلیم دیتی ہے۔

ہم سب کو بہت محبت اور پیار کے ساتھ رکھا گیا۔ ہمارا واسطہ ایسے لوگوں پڑا جو ہم کو نہیں جانتے تھے لیکن ایسا لگا جیسے وہ ہمیں ہمیشہ سے جانتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ معیار باقی مذاہب کے لوگوں کے پاس بھی ہونا چاہئے۔

☆میسیڈونیا سے آنے والی ایک خاتون Emilija Trajanovska (ایمیلیا ترائیانووسکا) صاحبہ انگلش زبان کی پروفیسر ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ:

جلسہ پر یہ میرا دوسرا وزٹ تھا۔ میرا (دین) کے بارہ میں اور (دین) کی تعلیمات کے بارہ میں خیال تبدیل ہو گیا ہے۔ جلسہ پر کام کرنے والوں کو دیکھ کر ان کے اخلاق کو دیکھ کر میں بہت حیران ہوئی ہوں۔ جو پیغام جلسہ نے مجھے دیا ہے اس نے مجھے اس بات کے بہت قریب کیا کہ (دین) ایک پُرامن مذہب ہے جو سب کیلئے محبت اور نفرت کسی سے نہیں کی تعلیم دیتا ہے۔ خلیفۃ المسیح کے خطابات نے (دین) کے بارہ میں ہماری سوچوں کو تبدیل کر دیا ہے۔

☆میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان Marincho Kozharski (مارنچو کوزارسکی) ہیں۔ یہ بزنس کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا؛۔

میں روح کی گہرائی تک خوش اور مطمئن ہوں اور خاص طور پر خلیفہ کی تقاریر کے بارہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں امن کی طرف بُلایا، برداشت کی طرف بُلایا، محبت کی طرف بُلایا۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہم ایک ایسے وقت میں زندگی گزار رہے ہیں جبکہ برداشت کا لیول اس وقت صفر ہے اور یہ وہ وقت ہے جب جنگیں ہو رہی ہیں، ہلاکتیں ہو رہی ہیں۔ یہ جلسہ سالانہ ہمیں پیغام دیتا ہے کہ ان بیماریوں کے خلاف لڑیں۔ میری دعا ہے کہ جلسہ سب ایمان لانے والوں کو راستہ دکھائے کہ وہ محبت کو پھیلائیں کیونکہ خدا تعالیٰ محبت کا نشان ہے۔ میری خواہش ہے کہ اس طرح کے اجلاسات زیادہ ہوں جو دور تک محبت کو پھیلائیں۔ وہ لوگ جو محبت کو پھیلاتے ہیں انہیں جواب میں آخرکار محبت ہی ملتی ہے۔

☆تاریخ کے ایک پروفیسر Sashko Korchovski (ساشکوکوروشوسکی) بھی اس وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے بتایا؛

اس جلسہ پر میں نے خلیفۃ المسیح کے خطابات سے (دین) کے بارہ میں اپنے علم میں مزید اضافہ کیا۔ میں خلیفۃ المسیح کا بہت شکرگزار ہوں۔ میں کل حضور کے پاس تھا۔ ہماری یہ ملاقات بہت انوکھی تھی جس میں بہت دلچسپ تجربہ حاصل ہوا۔ حضور کا اس بات پر بہت بہت شکریہ کہ انہوں نے ہمیں بہت وقت دیا۔ اس میٹنگ میں ہم نے حضور سے سوالات کئے اور حضور انور نے بڑی تفصیل سے ہمارے سوالات کے جوابات دئے۔ ہمیں احمدیت کے بارہ میں نئی چیزیں سننے کو ملیں اور ہمیں علم ہوا کہ احمدی جو کہتے ہیں حقیقت میں وہی کرتے ہیں۔

☆میسیڈونیا سے انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کی فائنل کی ایک طالبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا؛

میں پہلی بار اس جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ اتنے وسیع انتظامات میرے لئے بہت متاثر کن تھے۔ میں بہت حیران تھی۔ پھر خلیفۃ المسیح سے ہماری جو ملاقات ہوئی میرے لئے یہ ایک نئی قسم کا تجربہ تھا۔ اس ملاقات نے میری مدد کی کہ میں جماعت احمدیہ کو بہتر انداز میں سمجھ سکوں۔ حضور نے ہمارے تمام سوالوں کے جوابات بغیر کسی مشکل کے دئے۔ ہم سب کو اس ملاقات نے بہت excite کیا۔ اس کے بعد ہم سب خواتین کی ملاقات حضور کی اہلیہ سے ہوئی۔ ان سے ہم نے بات چیت کی کہ وہ کیسے ایک ایسے شخص کی اہلیہ ہیں جن کی زندگی بہت مصروف ہے۔ ہمیں اس بات کی سمجھ آئی کہ حضور جب مصروف نہ ہوں تو گھر میں ان کی زندگی ایک عام آدمی کی طرح ہے۔ حضور کی بیگم صاحبہ نے ہمیں شادی کے بارہ میں بتایا کہ ہم کیسے خاوند کا انتخاب کریں۔ مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ انہوں نے ہمارے تمام سوالوں کے جوابات بہت کھلے انداز میں دیئے۔ آخر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس جلسہ سے میں بہت مطمئن ہوں اور میں نے بہت سے نئے تجربات حاصل کئے ہیں اور یہ چاہوں گی کہ دوبارہ آپ کے جلسہ میں شامل ہوں۔

☆میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان Goran Janchevski (گوران یانچسکی) نے کہا؛۔

یہاں جلسہ میں ہمیں بہت پیار ملا۔ جماعت احمدیہ بہت اعلیٰ مقام پر ہے۔ ہم سب کو دلی طور پر محبت دی گئی۔ خلیفہ سے ملاقات میں ہم نے کچھ سوالات کئے۔ مجھے ان کے اچھے، مدبرانہ اور حکمت سے معمور جوابات ملے۔ میں نے حضور کو تجویز دی کہ تمام مذاہب کو محبت پر اکٹھا کیا جائے۔ مجھے خلیفہ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ پہلے ہی اس بارہ میں بہت کچھ کر رہی ہے اور لندن میں ہونے والی مذاہب کی کانفرنس کے بارہ میں بھی بتایا۔

جماعت احمدیہ کا محبت اور امن کا پیغام بہت اچھا اور سچا پیغام ہے اور جماعت اس کو پورا کر رہی ہے۔ تمام جلسہ اور خلیفہ کے ہم پر بہت اعلیٰ اثرات ہیں۔ انسان اس سے زندگی کی خوبیوں کو سمجھ سکتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ یہ لوگ کتنے اچھے مہمان نواز ہیں اور کتنے پُرامن لوگ ہیں۔ خلیفہ کا وجود ایک پاک باز شخص کا وجود ہے۔ جو کچھ ان کے منہ سے نکل رہا تھا وہ حکمت اور سچائی تھا۔

☆ملاقات کے پروگرام کے آخر پر ایک میسیڈونین گروپ نے اس بات کا اظہار کیا کہ جلسہ سالانہ کے آخری دن حضور انور کے خطاب کے بعد ہم نے اپنی زبان میں نظم پڑھی تھی لیکن ہم پوری نہ پڑھ سکے تھے۔ آج ہم دوبارہ سنانے کی اجازت چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اجازت عطا فرمائی اور اس گروپ نے خوش الحانی کے ساتھ میسیڈونین زبان میں نظم پڑھی۔

☆یہ ملاقات بارہ بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوائی اور حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

لتھوانیا اور اسٹونیا کے وفود

بعد ازاں ملک لتھوانیا اور ملک اسٹونیا سے آنے والے وفود نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

لتھوانیا سے تین مہمان آئے ہوئے تھے۔ یہ تینوں یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم ہیں۔

☆ایک طالبعلم انڈین کلچر پر سٹڈی کر رہے ہیں اور ایک طالبہ چائنا کلچر پر سٹڈی کر رہی ہیں ان طلباء نے بتایا کہ ہم نے مردوں اور عورتوں دونوں طرف جلسہ attend کیا ہے۔ دونوں طرف ماحول بڑا ہی پُرامن اور پُرسکون تھا اور یہ ہمارے لئے surprise تھا کہ اتنا ہزاروں کا مجمع ہے اور کوئی بھی لڑائی جھگڑا نہیں ہے۔ ہر طرف پیار و محبت ہے۔

حضور انور نے ایک طالبہ سے فرمایا کہ تم اپنی ڈگری کرنے کے بعد احمدیت پر بھی ریسرچ کرو اور اگر انڈیا جاؤ تو قادیان بھی جاؤ جہاں سے جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی ہے۔

☆ایک طالبہ نے سوال کیا کہ خلیفۃ المسیح کی مصروفیت کی انتہاء ہے تو آپ کس طرح اپنے سارے کام manage کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ **میں روزانہ سات سو سے آٹھ سو خطوط**

پڑھتا ہوں اور بہت سے خطوط میں اپنے سٹاف کو دے دیتا ہوں کہ ان کا خلاصہ تیار کر دیں۔ پھر یہ خلاصہ بھی دیکھتا ہوں۔ اسی طرح اپنے دستخطوں کے ساتھ روزانہ چھ سو، سات سو خطوط کے جوابات بھی دیتا ہوں۔ میں بتا نہیں سکتا کہ یہ سارا کام کس طرح manage ہوتا ہے۔ خداتعالیٰ ہی مدد دیتا ہے اور خداتعالیٰ ہی کرتا ہے۔ جہاں تک الفاظ لکھنے کی بات ہے تو میں روزانہ ساڑھے تین سے چار ہزار تک الفاظ لکھ لیتا ہوں۔

☆ایک طالب علم نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ جلسہ اُن مغربی مفکرین کے لئے بہت مفید ہے جو (دین حق) کے بارہ میں بہت کم معلومات یا منفی خیالات رکھتے ہیں کیونکہ یہ جلسہ ان کی محدود سوچ کو وسیع کرسکتا ہے۔ آپ لوگ بہت مثبت خیال کے مالک ہیں اور ہر وقت چہرے پر بشاشت اور مسکراہٹ رہتی ہے۔ تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ ملاقات کے دوران بہت ہی پُرسکون ماحول تھا۔ خلیفۃ المسیح سے ملنا میرے لئے سعادت مندی تھی۔ آپ کا صرف اپنی جماعت کے افراد کے ساتھ ہی نہیں بلکہ باقی مذاہب اور اقوام کے لوگوں کے ساتھ بھی احترام کا تعلق ہے۔

☆ایک طالبہ نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں اس چیز نے بہت متاثر کیا ہے کہ بہت پُرسکون، تحمل و برداشت والا ماحول ہے۔ آپ لوگوں کے اندر رہ کر (دین) کا حقیقی چہرہ دیکھنے کو ملا۔ سب لوگ بڑے پیار سے اپنا اور جماعت کا تعارف کرواتے رہے۔ اتنے سارے لوگ اور اتنا بہترین انتظام دیکھنے کو ملا۔ کسی قسم کی کوئی بدنظمی یا کسی سے جھگڑا نہیں ہوا۔ لوگ بہت مہمان نواز تھے۔ میں نے پہلی مرتبہ خلیفہ وقت کو نماز پڑھاتے ہوئے سُنا۔ ان کی آواز میں ایک سوز اور اثر تھا۔ سب لوگ خلیفہ وقت کے بہت فرمانبردار تھے۔ مثلاً نعروں کے دوران حضور نے خاموشی اختیار کرنے کو کہا تو تمام لوگ فوراً خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ خلیفۃ المسیح ایسی شخصیت ہیں کہ دیکھتے ہی بہت روحانی اور جذباتی کیفیت بن جاتی ہے۔

☆ایک دوسری طالبہ نے بیان کیا کہ مجھے مذاہب میں کافی دلچسپی ہے۔ میرے لئے یہ بات اہم ہے کہ آج کے دور میں لوگ ایک دوسرے کے بارے میں کیسی رائے رکھتے ہیں۔ جلسہ میں شریک ہو کر (دین) کے بارے میں اور اسی طرح دوسرے لوگوں اور خاص طور پر اپنے آپ کو جاننے اور سمجھنے کا بھی موقع ملا۔ جلسہ کا ماحول بہت ہی پرسکون اور مہمان نوازی کا حق ادا کرنے والا تھا۔ حضور انور سے ملاقات کر کے یہ محسوس ہوا کہ واقعۃً ایک روحانی لیڈر ہیں۔ آپ کے اندر کوئی ایسی بات ہے کہ دیکھتے ہی عزت و احترام کرنے کو دل کرتا ہے۔ آپ کی آنکھیں بہت پرسکون ہیں اور آپ نہایت سادہ طبیعت ہیں اور یہی وہ خصوصیات ہیں جو ایک جماعت کے لیڈر میں ہونی چاہئیں۔

☆ملاقات کے آخر پر لتھوانیا سے آئے ہوئے ان تینوں طلباء و طالبات نے مل کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اردو میں ترنم کے ساتھ ایک ترانہ کے درج ذیل دو اشعار پیش کئے۔

سب دکھ درد کروں گا دور
انی معک یا مسرور
گم تھے نام ہو گئے مشہور
انی معک یا مسرور

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اچھا پڑھا ہے۔ اچھی آواز ہے۔

☆ملک اسٹونیا سے ایک میاں بیوی نے جلسہ میں شرکت کی۔ میاں Rainer Kiin نے کہا کہ:

انہیں ایک ایسے پروگرام میں شرکت کا موقعہ ملا جس کا ہر پروگرام اپنی مثال آپ تھا۔ دونوں نے خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر ہمیں ملاقات کا موقعہ دیا۔

☆اسی طرح خاتون Marika Merila صاحبہ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اپنی ساری زندگی میں خداتعالیٰ کو یاد کرنے کا اس سے زیادہ حسین نظارہ نہیں دیکھا جس میں ہزاروں افراد اکٹھے ہو کر اپنے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ (ان کا اشارہ نعرۂ تکبیر۔ اللہ اکبر! کی طرف تھا)۔

پھر کہتی ہیں کہ اتنے بڑے پیمانے پر اتنا اعلیٰ انتظام کرنا آپ کی جماعت کی خاصیت ہے جو مجھے ہمیشہ یاد رہے گی۔ مجھے اس بات نے بہت متاثر کیا ہے کہ آپ کے خلیفہ اپنی جماعت کی خواتین کی تعلیم کا بھی بہت خیال رکھتے ہیں اور نمایاں کارکردگی دکھانے والوں میں انعامات بھی تقسیم کرتے ہیں۔

☆اسٹونیا کے مہمان کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کا ایک بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ افرادِ جماعت کا روحانی معیار بڑھے۔ اگر یہ چیز حاصل ہو جائے تو جلسہ کامیاب ہوتا ہے۔ اگر کمی ہو تو آئندہ سال اس کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور اس کمی کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

لتھوانیا اور اسٹونیا کے وفود کی ملاقات کا یہ پروگرام ایک بجے تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں وفود کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور دونوں وفود نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

رومانیہ کا وفد

☆اس کے بعد ملک رومانیہ Romania سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

رومانیہ سے امسال تین افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ان میں سے ایک دوست حسین الحافظ صاحب تھے جن کا تعلق سیریا سے ہے لیکن ایک لمبے عرصہ سے رومانیہ میں رہتے ہیں۔ جب یہ جلسہ میں شامل ہوئے تو اپنے مربی سے کہنے لگے کہ کیا خلیفۃ المسیح کو ہم دور سے دیکھیں گے یا قریب سے بھی دیکھنے کا موقع ملے گا۔ اس پر مربی نے کہا کہ خلیفۃ المسیح سے ہماری ملاقات ہوگی۔ اس پر اُس نے کہا کہ وہ میری بات کا یقین کرنے کو تیار نہیں کہ خلیفۃ المسیح ہم جیسے معمولی لوگوں کو ملنے کا وقت دے سکیں گے۔ اس بات کا اظہار انہوں نے حضور انور کی خدمت میں بھی کیا اور ملاقات کا شرف ملنے پر نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ جزاکم اللہ کہا اور اپنے جذبات شکر اور خوشی و مسرت کے متعلق بتایا۔ ملاقات کے لئے جانے سے قبل وہ استغفراللہ کا ورد بھی کرتا رہا اور مربی صاحب سے بطور خاص پوچھا کہ کیا اگر وہ حضور انور کے دست مبارک کا بوسہ لے تو کیا حضور کو برا تو نہ لگے گا اور پھر یہ جان کر کہ وہ بوسہ لے سکے گا وہ بہت خوش ہوا اور اس نے ملاقات کے وقت حضور انور کے دست مبارک کا بوسہ تین بار لیا۔

جلسے کے پہلے دن سے اس نے کہنا شروع کر دیا تھا کہ وہ خلیفہ سے محبت کرتا ہے اور بار بار کہتا کہ سارے عالم (-) کا ایک خلیفۃ (-) ہو تو (-) کے مسائل حل ہو جائیں کیونکہ خلیفہ ہی ہے جو ہمیں سیدھا اور صحیح راستہ دکھا سکتا ہے۔ اس کا اظہار اس نے ملاقات کے دوران بھی کیا اور برملا کہا کہ آج سیریا والوں کے پاس خلیفہ ہوتا تو کبھی بھی ایسے حالات نہ آتے۔

اس نے یہ بھی کہا کہ یہ ملاقات اس کے لئے ایک بہت بڑی بات ہے اور اس کی زندگی کے لئے یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔

اس نے مربی صاحب سے پوچھا کہ خلیفہ کا انتخاب کیسے ہوتا ہے۔ مربی نے اسے انتخاب خلافت کے بارہ میں بتایا۔ اسے یہ بھی بتایا کہ خلافت راشدہ بھی انتخاب سے قائم ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ انتخاب کے ذریعہ مومنوں کو اپنے چنیدہ بندے کے لئے اپنے تصرف و وحی خفی کے ذریعہ اکٹھا کر دیتا ہے۔ وحی خفی اور تصرف الٰہی کا پہلو اس کی سمجھ میں نہیں آیا۔ لیکن شام تک یہ مسئلہ اس کے لئے حل ہو گیا۔ اس نے خود بتایا کہ جب حضور انور لجنہ سے خطاب کر کے نماز ظہر و عصر کیلئے تشریف لا رہے تھے اور لوگ آپ کے دیدار کے لئے لائنوں میں کھڑے تھے تو وہ بھی حضور انور کے دیدار کے لئے کھڑا ہو گیا۔ **جب حضور انور اس کے پاس سے گزرے اور اس کی آنکھیں حضورِ انور پر پڑیں تو بے اختیار اور بلا ارادہ اس کا ہاتھ حضور کو سلام کرنے کے لئے فضا میں بلند ہو گیا۔ اُس نے بتایا، اس بے اختیار فعل سے اُس پر تصرف الٰہی اور وحی خفی کا عقدہ حل ہو گیا ہے۔** اُس نے یہ بھی کہا کہ عادتاً وہ عام طور پر ہاتھ بلند کر کے اور لہرا کر کسی کو سلام نہیں کرتا خواہ Obama ہی ہو۔ لیکن حضور کو دیکھ کر مجھ سے جو ہوا، تصرفِ الٰہی یا وحی خفی سے ہی یہ فعل ہو سکتا ہے۔ ایسا کرنا میرے اختیار سے باہر تھا۔

موصوف نے کہا کہ میں بہت حد تک احمدیت کا قائل ہو چکا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ اب پورے اطمینان کے بعد احمدیت میں داخل ہوں۔

☆عرب مہمان کی طرف سے اس سوال کے جواب پر کہ ہم کس طرح (-) ممالک کو اکٹھا کر سکتے ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ (-) امہ اپنے فرائض اور ذمہ داریاں بھول چکی ہے۔ (دین) کی سچی اور صحیح تعلیم پر عمل کرنے کی بجائے اس تعلیم کو بھلا بیٹھے ہیں اور بڑی بدعتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ خداتعالیٰ نے اھدنا الصراط المستقیم کہہ کر سیدھے راستے کے حصول کیلئے دعا سکھائی ہے۔

الحمدللہ رب العالمین کہہ کر خدا نے بتایا کہ وہ سارے جہان کا رب ہے اور پھر رحمان اور رحیم ہے۔ اگر تم خود لوگوں پر رحم کرو گے تو خداتعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔ اپنے لوگوں کو بے دردی سے مارو گے تو پھر کس طرح خداتعالیٰ کی طرف سے امن اور رحم کی امید رکھو گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ اپنے سرکل میں حکام کو سمجھائیں کہ (دین) کی صحیح تعلیم کو سمجھیں اور اس پر عمل کرنے میں ہی نجات ہے۔

موصوف نے کہا کہ ہمارے پاس خلیفہ نہیں اس لئے (-) کے حالات خراب ہو رہے ہیں اور ہر طرف ایک فساد برپا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ خلافت احمدیہ کے ماننے والے صرف پاکستان میں ہی نہیں ہیں بلکہ افریقہ میں ایک بہت بڑی تعداد نے احمدیت کو قبول کیا ہے اور وہ خلافت کے فدائی ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت و پیار کرتے ہیں اور رواداری سے پیش آتے ہیں۔ دنیا کے 204 ممالک میں حضرت مسیح موعود کے ماننے والے موجود ہیں۔

☆وفد کے ممبران نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم خلیفۃ المسیح کو رومانیہ میں دیکھیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا کرے یہ بات کسی وقت سچی ہو جائے اور میں وہاں جاؤں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے فرمایا کہ جلسہ پر آنے سے قبل آپ کے ذہن میں کوئی غلط فہمی ہوگی تو یہاں آنے کے بعد دور ہو چکی ہوگی۔ آپ اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھیں اور میری کتاب Pathway to Peace پڑھیں۔ آپ ریڈیو، ٹی وی پر (دین) کے بارے میں سنتے ہیں۔ اگر لٹریچر پڑھیں تو آپ کو (دین) کی حقیقی تعلیم کا پتہ لگے گا اور یہ علم ہوگا کہ ہم (دین) کی حقیقی اور سچی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور جو دوسرے ملاں ہیں وہ غلط تعلیم پر چلتے ہیں۔

☆رومانیہ سے آنے والے مہمانوں میں ایک انگریزی کے استاد بھی تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ جلسہ اور اس کے انتظامات کو دیکھ کر اور ماحول کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ گو پہلے یہ جانتے تھے کہ جماعت بہت امن پسند اور محبت کرنے والی ہے لیکن اب اس کا عملی مظاہرہ جلسہ کے ذریعہ ہوا ہے۔

حضور انور سے ملاقات پر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ حضور انور کی شخصیت بہت پُر وقار اور بہت

متاثر کن ہے اور مذاہب کے معاملہ میں کوئی تعصب آپ میں نہیں پایا جاتا۔ ہر کسی سے محبت اور پیار کا معاملہ فرماتے ہیں۔ تنگ نظری کا کوئی شائبہ بھی آپ کی ذات میں نہیں ہے۔ کسی بھی مقام اور درجہ کے آدمی کو متاثر کرنا جانتے ہیں۔

☆رومانیہ سے آنے والے ایک مہمان Mr Dan Virgil Druta صاحب تھے جو کہ تاریخ کے ٹیچر ہیں اور انہوں نے یہودیت میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔

موصوف سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فروری میں لندن میں گلڈ ہال میں ایک پروگرام ہوا تھا۔ وہاں اسرائیل سے ایک ربائی آئے تھے۔ انہوں نے وہاں ایڈریس بھی کیا تھا۔ اس کے علاوہ دوسرے مذاہب عیسائی، دروزی، ہندو، اور دلائی لامہ کے نمائندگان نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کی تھی۔ اس کانفرنس کا موضوع ''اکیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کا تصور'' تھا۔ اس کانفرنس میں تقریباً ایک ہزار سے زائد مختلف مذاہب کے مہمان تھے۔ بہت اچھے ماحول میں سارا پروگرام ہوا۔ ہم تو اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ سب کو ایک ہاتھ پر جمع کریں۔

☆بعد ازاں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت محبت اور پیار اور رضا کارانہ خدمت کرنے میں بہت آگے ہے۔ اتفاق و اتحاد بہت واضح طور پر نظر آتا ہے۔ بیعت کی تقریب کے بارے میں کہا کہ یہ نظارہ دل کو کھینچنے والا اور موہ لینے والا تھا۔ ایک ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اتحاد کا ایک دلفریب نقشہ ابھرتا ہے۔ نماز باجماعت پڑھتے دیکھ کر بہت متاثر ہوئے کہ ایک آواز پر سب زمین پر گر جاتے ہیں اور سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔ اُن کے لئے یہ ایک منفرد اور انوکھی بات تھی اور بہت ہی پُر اثر نظارہ تھا۔ موصوف نے کہا کہ جماعت کے افراد اپنے خلیفہ سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ یہ محبت بہت بے لوث اور خالص محسوس ہوتی ہے کیونکہ اس میں کچھ بناوٹ، تصنع یا تکلف نہیں لگا۔ بلکہ لگتا ہے جماعت کی اپنے خلیفہ سے محبت کسی فطری اور طبعی جذبہ سے ہے۔

رومانیہ کے وفد سے ملاقات کا یہ پروگرام سوا ایک بجے تک جاری رہا۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

ہماری مائیں، بیٹیاں، بہنیں اور اہل خانہ جنت کے حصول کا ذریعہ

دین حق نے جو عورت کا بلند مقام بنایا ہے وہ کسی اور مذہب نے نہیں بنایا۔

قرآن کریم نے ماں باپ کے عزت و احترام کو قائم کرتے ہوئے فرمایا:

ترجمہ: ''تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا اُن دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آ جائے تو انہیں اُن کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہہ۔ اور نہ انہیں جھڑک۔ اور اُن سے ہمیشہ نرمی سے بات کر اور رحم کے جذبہ کے ماتحت اُن کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور اُن کے لئے دعا کرتے وقت کہا کر کہ اے میرے رب اُن پر مہربانی فرما کیوں کہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔''

(بنی اسرائیل:24)

اور بھی بہت سی آیات کریمہ ہیں جن میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید ہے۔ لیکن یہاں صرف اسی ایک آیت سے ثابت ہے کہ انہیں کبھی بھی کسی وقت بھی اُف تک بھی نہیں کہنی خواہ تمہیں اُن کی بات کتنی ہی بری کیوں نہ لگے اور پھر اُن کے لئے دعائیں بھی کرنی ہیں کہ اے خدا ان پر رحم فرما!

رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ ''جنت تمہاری ماؤں کے قدموں میں ہے'' پس اگر جنت کی خواہش ہے اور یقیناً ہر شخص کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت جنت کی خواہش ہے تو پھر اسے اپنی ماں کی تعظیم، ادب، احترام اور اطاعت ہر حالت میں لازم ہوگا۔ سوائے اس کے کہ وہ تمہیں خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کا حکم دیں پھر اطاعت نہیں۔

اس کے علاوہ دنیاوی احکامات میں اُن کی پوری عزت و احترام کرنا ہے۔ یہاں ماؤں کے لئے بھی ایک لمحہ فکریہ ہے کہ وہ خود بھی متقی ہوں باخدا ہوں اور حقیقت میں بچوں کی نیک تربیت کرنے والی ہوں تا کہ واقعۃً جنت ان کے قدموں میں ہو جائے۔

جہاں تک بیٹیوں اور بچیوں کا تعلق ہے رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو خدا تعالیٰ نے بیٹیوں اور بہنوں سے نوازا ہے اور پھر وہ ان کی اچھے رنگ میں تربیت کرتا ہے انہیں تعلیم دلاتا ہے اور ان پر اپنے بیٹوں کو ترجیح نہیں دیتا وہ جنت میں جائے گا۔ سبحان اللہ کیا عظیم تعلیم ہے ادھر لوگ ہیں کہ بچیوں کو اپنے لئے نعوذ باللہ منحوس خیال کرتے ہیں۔ مجھے یہاں اس قسم کا ایک واقعہ یاد آ گیا جو میں نے ایک کتاب ''سنہری کرنیں'' مرتبہ عبدالمالک مجاہد میں پڑھی ہے جو بہت دلچسپ بھی ہے اور سبق آموز بھی وہ لکھتے ہیں۔

''ایک شخص کے ہاں صرف بیٹیاں تھیں، ہر مرتبہ اس کو امید ہوتی کہ اب تو بیٹا پیدا ہوگا مگر ہر بار بیٹی ہی پیدا ہوتی اس طرح اس کے ہاں یکے بعد دیگرے چھ(6) بیٹیاں ہوگئیں، اس کی بیوی کے ہاں پھر ولادت متوقع تھی وہ ڈر رہا تھا کہ کہیں پھر لڑکی پیدا نہ ہو جائے۔ شیطان نے اس کو بہکایا چنانچہ اس نے ارادہ کر لیا کہ اب بھی لڑکی پیدا ہوئی تو وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے گا۔

اس کی کج فہمی پر غور کریں! بھلا اس میں بیوی کا کیا قصور؟ رات کو سویا تو اس نے عجیب و غریب خواب دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ قیامت برپا ہو چکی ہے۔ اس کے گناہ بہت زیادہ ہیں جن کے سبب اس پر جہنم واجب ہو چکی ہے لہٰذا فرشتوں نے اس کو پکڑا اور جہنم کی طرف لے گئے۔ پہلے دروازے پر گئے تو دیکھا کہ اس کی ایک بیٹی وہاں کھڑی تھی جس نے اسے جہنم میں جانے سے روک دیا۔ فرشتے اسے لے کر دوسرے دروازے پر چلے گئے وہاں اس کی دوسری بیٹی کھڑی تھی جو اس کے لئے آڑ بن گئی۔ اب وہ تیسرے دروازے پر اسے لے گئے وہاں اس کی تیسری لڑکی کھڑی تھی جو رکاوٹ بن گئی۔ اس طرح فرشتے جس دروازے پر اس کو لے جاتے وہاں اس کی ایک بیٹی کھڑی ہوتی جو اس کا دفاع کرتی اور جہنم میں جانے سے روک دیتی غرض فرشتے اسے جہنم کے چھ دروازوں پر لے کر گئے مگر ہر دروازہ پر اس کی کوئی نہ کوئی بیٹی رکاوٹ بنتی چلی گئی اب ساتواں دروازہ باقی تھا فرشتے اس کو لے کر اس دروازہ کی طرف چل دیئے۔ اس پر گھبراہٹ طاری ہوئی کہ اس دروازے پر اس کے لئے رکاوٹ کون بنے گا؟ اسے معلوم ہو گیا کہ جو نیت اس نے کی تھی غلط تھی۔ انتہائی پریشانی اور خوف کے عالم میں اس کی آنکھ کھل چکی تھی اور اس نے رب العزت کے حضور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور دعا کی اللھم ارزقنا السابعة اے اللہ مجھے ساتویں بیٹی عطا فرما!''

احادیث میں ایک واقعہ آتا ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک دن میرے پاس ایک عورت اپنی دو بچیوں سمیت آئی اور مجھ سے کھانے کے لئے کچھ مانگا اتفاق سے اس وقت گھر میں ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے وہی کھجور اس کو دے دی۔ عورت نے اس کھجور کے دو حصے کئے اور آدھا آدھا دونوں بچیوں کو دے دیا خود اس کے حصے میں کچھ نہ آیا۔ جب آنحضرت ﷺ گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے یہ واقعہ آپؐ سے بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے سن کر جو الفاظ ارشاد فرمائے وہ ایک مشعل راہ ہیں۔ فرمایا

''جو شخص بیٹیاں دے کر آزمایا گیا پھر وہ اُن کی اچھی تربیت کرے تو قیامت کے دن یہ لڑکیاں اس کے لئے جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔''

(بخاری مسلم)

پس بیٹیاں، بہنیں ہمارے لئے رحمت ہیں، برکت ہیں اور ہمیں جنت میں لے جانے کا ذریعہ بھی۔ جہاں تک اہل خانہ یعنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک کا تعلق ہے۔ قرآنی ارشاد ہے کہ ''عاشروا ھن بالمعروف'' اپنی بیویوں کے ساتھ معروف طریق پر جسے عرف عام میں اچھا کہا جائے وہ سلوک کرو۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور اچھائی کا بدلہ خدا کے حضور اچھا ہی ہے۔ یہاں تک کہ اس معاملہ میں انسان کی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا بلکہ اس کا بھی اجر دیا جائے گا۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

''تم جو کچھ بھی خرچ کرو جس سے اللہ کی رضا مطلوب ہو تو اس پر تمہیں اجر اور ثواب ملے گا۔ یہاں تک کہ اپنی بیوی کے منہ میں ایک لقمہ بھی رکھو تو اس کا بھی ثواب ہے۔''

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے، اگر وہ اٹھنے میں پس و پیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تا کہ وہ اٹھ کھڑی ہو، اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا اگر اس نے اٹھنے میں پس پیش کیا تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکے تا کہ وہ اٹھ کھڑا ہو۔''

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ)

پس جہاں یہ باتیں ہوں نمازیں ادا کی جا رہی ہوں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھا جا رہا ہو ایک دوسرے کا احترام ہو ایک دوسرے کے لئے دعائیں ہوں۔ جب یہ سب کچھ خدا کی خاطر ہو رہا ہو تو گھر جنت بن جائے گا اور ایسا حسین معاشرہ ہو گا جس کی نظیر دنیا میں نہ ملے گی۔ پس قدر کریں اپنی ماؤں کی، بہنوں کی اور بیویوں کی۔ ان کے جذبات کا احترام کریں۔ ان کی خدمت کریں ان کے لئے آسانی پیدا کریں۔ انہیں دینی تعلیمات و احکامات سے لیس کریں کہ یہی جنت کے حصول کا ذریعہ ہیں۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم خواجہ منظور صادق صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نواسے نجم احمد ابن مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب آف بولٹن (U.K) نے چھ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ مکمل کر لیا ہے۔ اسے قرآن پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ عائشہ ظفر صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ خاکسار نے اپنے گھر پر عزیزم کی تقریب آمین منعقد کی جس میں عزیزم نے قرآنی آیات پڑھ کر سنائیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے والدین اور ہمارے سارے خاندان کے لئے قرآن مجید پڑھنا مبارک کرے اور ہمیں قرآن کی برکات سے ہمیشہ استفادہ کرنے کی توفیق بھی بخشے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب ایڈیشنل جنرل سیکرٹری اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 31 جولائی 2014ء کو مکرم محمد اویس بقاپوری صاحب اور مکرمہ عمرانہ حمید صاحبہ ملٹن کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عزیزم کا نام جلیس احمد عنایت فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی نسل سے، مکرم محمد الیاس بقاپوری صاحب ملٹن کینیڈا کا پوتا اور مکرم حمید احمد علوی صاحب آف لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی والا، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ جمیلہ اشفاق صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ اشفاق احمد صاحب (اشفاق سائیکل ورکس) تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے بیٹے مکرم شیخ نوید احمد صاحب و بہو مکرمہ نادیہ نوید صاحبہ کو مورخہ 27 جولائی 2014ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت لبید احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی عظیم الشان بابرکت تحریک میں شمولیت کی اجازت بھی مرحمت فرمائی ہے۔ نومولود مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حامد احمد مبشر صاحب کارکن دفتر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی دادی محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب مرحوم نمبردار چک نمبر 35 جنوبی ضلع سرگودھا مورخہ 14 جولائی 2014ء کو بعمر 104 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ کا وصیت نمبر 5631 تھا۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 16 جولائی کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت المبارک میں بعد نماز عصر پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری عبدالواسع چٹھہ صاحب نے دعا کروائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت آپ کی نماز جنازہ غائب مورخہ 23 جولائی 2014ء کو قبل از نماز ظہر بیت الفضل لندن میں پڑھائی۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں اور پوری زندگی صوم و صلوٰۃ کی حد درجہ تک پابند رہیں۔ قرآن پاک سے گہرا عشق، محبت اور لگن تھی آپ کو تقریباً 17,16 پارے زبانی یاد تھے۔ ہر رمضان میں تقریباً 15-16 دفعہ دور مکمل کرتی تھیں۔ آپ نے بیسوں مرد و زن کو گاؤں میں بھی اور ربوہ شہر میں قرآن کریم پڑھایا۔ جس میں سے ایک یہ عاجز بھی ہے۔ آپ کو قصیدہ حضرت مسیح موعود از بر تھا اور روزانہ صبح قصیدہ اور درود شریف پڑھتی تھیں۔ کتب حضرت مسیح موعود اور الفضل کا روزانہ مطالعہ کرنا آپ کی عادت میں شامل تھا۔ آپ تہجد گزار اشراق کے نوافل بلا ناغہ ادا کرنے والی، دعا گو اور بزرگ خاتون تھیں۔ بعض واقعات رونما ہونے سے قبل ہی اللہ تعالیٰ آپ کو مطلع فرما دیتا تھا۔ آپ مہمان نواز اور غریب پرور بھی تھیں۔ رضائے الٰہی پر راضی رہنے والی خاتون تھیں۔ آپ کو درثمین کی کئی نظموں کے کافی تعداد میں اشعار بھی یاد تھے۔ آپ کا حافظہ بلا کا تھا۔ آپ نے تین بیٹے محترم محمد سلطان اکبر صاحب پروفیسر (ر) امریکہ، محترم محمد نعمان افضل صاحب جرمنی، محترم محمد سلمان اختر صاحب لندن، پانچ بیٹیاں محترمہ امۃ القیوم صاحبہ مرحومہ والدہ محترم چوہدری عبدالواسع چٹھہ صاحب آف قادیان، محترمہ انور بیگم صاحبہ کینیڈا، محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ امریکہ، مکرمہ امۃ الودود صاحبہ لندن اور محترمہ ڈاکٹر امۃ القدوس فرحت صاحبہ کینیڈا چھوڑی ہیں۔ آپ کے پوتے پوتیاں پڑپوتے، پڑپوتیاں، نواسے نواسیاں، پڑنواسے پڑنواسیاں 106 ہیں۔ آپ ہر جہت سے بامراد زندگی پا کر لوٹی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے، تمام نسل کو ان کی نیکیاں اختیار کرنے اور اپنی نسلوں میں جاری کرنے والا بنائے۔ آمین

نماز جنازہ

مکرم ادریس احمد صاحب وڑائچ

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 جولائی 2014ء کو بیت الفضل لندن میں 11 بجے صبح مکرم ادریس احمد صاحب وڑائچ ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم یوکے کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ آپ مورخہ 21 جولائی 2014ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت منشی اللہ دین صاحب کے پڑپوتے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند اور جماعت سے پختہ تعلق رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے شادی نہیں کی تھی۔ ساری عمر اپنے بہن بھائیوں کی خدمت کرتے رہے۔ آپ مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب اور مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب (نائب امیر یوکے) کے عزیزوں میں سے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر نسیم احمد خاں صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھو محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب چند دنوں سے بڑھاپے اور اعصابی کمزوری کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی والی لمبی عمر اور شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

اپنے عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون نمبرز: 0092 47 6215 448

0092 47 6212 473

موبائل نمبر: 0092 0333 6706649

Email: info@nazarattaleem.org

Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆......☆

مکرم قریشی عبدالحلیم سحر صاحب

فٹبال ورلڈکپ 2014ء کا اختتام

جون اور جولائی 2014ء میں فٹ بال کا جنون پوری دنیا میں نظر آیا۔ دن رات اس کھیل کے دیوانے بے قرار رہے۔ کہیں جیت کا جشن اور کہیں شکست پر افسردگی، بہرحال ہار اور جیت کھیل کا حصہ ہے۔ فٹبال ہر ملک اور قوم میں یکساں مقبول ہے۔ 90 منٹ کے اس کھیل میں بہت سے اتار چڑھاؤ آتے ہیں۔ 22 کھلاڑی بال کو ایک دوسرے کی گول پوسٹ میں ڈالنے کے لئے انتھک محنت کرتے ہیں۔ فٹبال کا کھیل ایک پوری سائنس ہے۔ تکنیک کا بہترین مظاہرہ ہوتا ہے۔ پلاننگ کے ساتھ ایک ٹیم مخالف ٹیم کے گول پر حملہ آور ہوتی ہے۔ ایسی ایسی سحر انگیز، خوبصورت اور سنسنی خیز Moves بنتی ہیں کہ پورا سٹیڈیم اور TV پہ دیکھنے والے غیر معمولی طور پر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اس کھیل کی مقبولیت دراصل اس کی خوبصورتی ہے۔ گوکہ ہر کھیل اپنی انفرادی خوبی رکھتا ہے۔ لیکن فٹبال کی کچھ بات ہی اور ہے۔

ورلڈ کپ 2014ء نے یہ ثابت کردیا ہے کہ پاکستان میں اس کھیل کی بہت مقبولیت ہے۔ اب ہمیں اس جذبے کو کیسے کیش کرنا ہے۔ اس کے لئے اوپر کے لیول پر منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔

2014ء کا ورلڈکپ ٹورنامنٹ ہر لحاظ سے کامیاب اور مقبول رہا۔ سارے عرصہ کے دوران ایک جنونی بخار چڑھا رہا اور شائقین اور ناظرین کے جذبات دیدنی تھے۔ تقریباً ہر میچ کے دوران تماشائیوں کی بڑی تعداد سٹیڈیم میں موجود رہی اور خوب لطف اٹھاتی رہی۔

اس میں کل 32 ٹیموں نے شرکت کی۔ ان مقابلوں کے دوران کچھ کے نتائج تو عین اندازوں اور توقعات کے مطابق رہے۔ لیکن کچھ نتائج تو ایسے بھی تھے جن کی توقع نہیں کی جارہی تھی۔ بلکہ ٹورنامنٹ کے بڑے اپ سیٹ تھے۔ مثلاً سپین جو 2010ء کا عالمی چیمپئن تھا۔ وہ چلی کے ہاتھوں 2 گول سے ہار کر ٹورنامنٹ سے باہر ہوگیا۔ یہ سلسلہ یہاں تک ختم نہ ہوا۔ بلکہ ورلڈ چیمپئن سپین کو 51 سال کے طویل عرصہ کے بعد کسی بڑے مارجن سے ہالینڈ کے ہاتھوں ایک کے مقابلہ میں 5 گول سے شکست ہوئی۔ اس سے قبل 1963ء میں سکاٹ لینڈ نے سپین کو 2 کے مقابلہ میں 6 گول سے ہرایا تھا۔

اس ٹورنامنٹ کا ایک اور بڑا اپ سیٹ برازیل کی شکست تھی۔ برازیل اس کپ میں فیورٹ ٹیموں میں شامل تھا۔ لیکن سیمی فائنل میں جرمنی سے بری طرح شکست کھانے کے بعد فائنل کی دوڑ سے باہر ہوگیا گوکہ ان کا ایک بہترین کھلاڑی اور کپتان سیمی فائنل میں شرکت نہ کرسکے۔ بہرحال برازیل کا کھیل اس بڑے ایونٹ میں ایک کلب ٹیم کی طرح تھا۔ ان کے کھیل میں عالمی لیول کی جھلک اس بار بالکل نہ تھی۔ برازیل کی ٹیم میں پیلے اور رونالڈو جیسے کھلاڑی کی کوئی جھلک نہ تھی۔ جرمنی نے برازیل کو 1-7 سے ہرایا۔ جو برازیل کے لئے ایک بڑا جھٹکا ہے۔ جرمنی کی ٹیم نے اس ٹورنامنٹ میں غیر معمولی کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ان کے فارورڈز نے بہترین کمبی نیشن اور خوبصورتی اور تکنیک کے ساتھ فٹبال کی مقبولیت میں اضافہ اور انتھک محنت اور مہارت کے ساتھ ''عالمی کپ'' لے کر اپنے ملک روانہ ہوئے۔ ارجنٹائن سے 0-1 سے جیتے۔ جرمنی یورپ کی واحد ٹیم ہے جس نے لاطینی امریکہ میں کھیلا جانے والا بڑا ٹورنامنٹ جیتا۔ برازیل کو 1-7 سے جرمنی نے شکست دے کر کسی بھی سیمی فائنل میں اتنی بڑی کامیابی کا ریکارڈ قائم کیا۔

جرمنی نے فائنل میں ارجنٹائن کو شکست دی۔ یہ بڑا دلچسپ اور صبر آزما مقابلہ تھا۔ دونوں طرف سے بہترین کھیل کا مظاہرہ ہوا۔ اگر ارجنٹائن کے پاس بہترین کھلاڑی Messi تھا تو جرمنی کے پاس اس طرح کے پانچ فارورڈ تھے۔ Messi گوکہ عالمی لیول کا کھلاڑی ہے۔ لیکن میراڈونا جیسی پھرتی اور خوبصورتی اور ڈاج دینے کی تکنیک نہ تھی۔ میراڈونا ایک پوری ٹیم تھا۔

سیمی فائنل اور فائنل کے ذکر کے علاوہ اگر بقیہ ٹورنامنٹ کے میچوں کا جائزہ لیا جائے تو غانا، نائیجیریا، نائیجر اور کولمبیا کی ٹیموں کا کھیل بھی بہت متاثر کن رہا۔ ان ٹیموں کے کھیل کی ایک کمزوری جو سامنے آئی۔ وہ ان کھلاڑیوں کی مخالف ٹیم کے گول پوسٹ کے قریب پاس Finishing نہیں تھی۔ یہاں ہر ایک کھلاڑی کا امتحان ہوتا ہے کہ وہ بہترین پاس کو گول پوسٹ کے اندر کیسے پھینکتا ہے۔ ان ٹیموں کے کھلاڑی بہترین Move بناتے ہوئے بال لاتے تھے۔ لیکن D کے پاس پہنچ کر گھبرا جاتے تھے۔ اعتماد نہ ہوتا تھا۔

ہالینڈ نے بھی اس ورلڈ کپ میں اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ لیکن وہ بھی Victory سٹینڈ تک نہ پہنچ سکے۔ اب ان کو اور دوسری بڑی ٹیموں کو چار سال تک انتظار کرنا پڑے گا۔ اب ہم ورلڈ کپ 2014ء کے اہم واقعات کے ریکارڈز کا ذکر کرتے ہیں۔

☆ جرمنی کے Mario Gotze نے فائنل میں جرمنی کی طرف سے بہترین گول کر کے ورلڈ کپ فٹبال کا فائنل جرمنی کے نام کردیا۔

☆ اس ورلڈ کپ میں کل 171 گول ہوئے۔

☆ جرمنی آٹھویں بار فائنل تک پہنچا۔ یہ ایک ریکارڈ ہے۔ جرمنی نے اس ٹورنامنٹ میں کل 18 گول کئے ہیں۔ برازیل نے 2002ء کے ورلڈ کپ میں 18 گول کئے تھے۔

☆ Miroslav Klose ورلڈ کپ کی تاریخ میں سب سے زیادہ سکور گول کرنے والا کھلاڑی بن گیا ہے۔ اس کے کل 16 گول ہیں۔ اس سے قبل رونالڈو 15 گولز کے ساتھ سرفہرست تھا۔

☆ ورلڈ کپ فٹبال ٹورنامنٹ میں جرمنی 224 گولز کے ساتھ Top پر ہے۔ برازیل نے اب تک 221 گول کئے ہیں۔

☆ Lucke Shaw کم عمر ترین اس ورلڈ کپ کا کھلاڑی بنا۔ یعنی 18 سال 348 دن۔

☆ دوسری طرف کولمبیا کا گول کیپر Faryd Mondragon ورلڈ کپ کا عمر رسیدہ ترین کھلاڑی ہے۔ یعنی 43 سال ہے۔

☆ جرمنی نے برازیل کا زیادہ سے زیادہ مارجن سے کسی بھی ٹیم کو ہرانے کا ریکارڈ برابر کردیا۔ جرمنی نے برازیل کو 1-7 سے ہرایا۔ جبکہ 1920ء کے ورلڈ کپ میں برازیل نے یوراگوئے کو 0-6 سے شکست دی تھی۔

☆ Mario Gotze پہلا متبادل کھلاڑی بن گیا۔ جس نے فائنل میں گول کیا۔

بہرحال ورلڈ کپ فٹبال 2014ء پوری دنیا کے فٹبال کے دیوانوں کے لئے ایک یادگار ٹورنامنٹ بن کر رخصت ہوگیا۔ اس وجہ سے جو شوق اور غیر معمولی دلچسپی Young کھلاڑیوں میں پیدا ہوئی ہے۔ اسے Cash کرنا چاہئے۔ برصغیر پاک و ہند میں اس کھیل کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر پاکستان، انڈیا اور بنگلہ دیش میں ہنگامی اقدامات کی ضرورت ہے۔ ایران بھی تو اسی خطے کی ٹیم ہے۔ جو اس ورلڈ کپ کے لئے کوالیفائی کرگئی اور اچھا کھیل پیش کیا۔ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر فٹبال کے ٹورنامنٹس منعقد ہونے چاہئیں۔ تاکہ ایشیائی قومیں بھی اس کھیل میں اپنا وقار بنا سکیں۔

پاکستان کے نوجوان ذہین، پھرتیلے اور کچھ کر گزرنے کا جذبہ سے سرشار ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانا بڑوں کا کام ہے۔ اگر ایک قوم بن کر دنیا میں پُروقار طور پر زندہ رہنا ہے۔ تو نوجوانوں کی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا جانا اور ان کے جذبات اور خیالات کا رخ صحیح سمت پھیرنا ہوگا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 7۔اگست

طلوع فجر	3:56
طلوع آفتاب	5:25
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:03

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

7۔اگست 2014ء

6:30 am	جلسہ سالانہ قادیان
7:45 am	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا دورہ بھارت
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 2 ستمبر 1997ء
9:40 pm	ترجمۃ القرآن
11:30 pm	الحوار المباشر Live

نیلامی سامان

دفتر جائیداد کے سٹور میں ناکارہ سامان کی نیلامی مورخہ 18/اگست 2014ء بروز سوموار بوقت صبح 9 بجے صبح ویئر ہاؤس صدر انجمن احمدیہ دارالنصر وسطی ربوہ میں ہوگی خواہشمند حضرات استفادہ فرمائیں نیلامی کی رقم موقع پر دینا ہوگی۔

اشیاء۔ 1/2A.C ٹن، 2 ٹن، الیکٹرک واٹر کولر کرسیاں پلاسٹک، ایگزاسٹ فین پلاسٹک، گیزر، بیٹریاں چھوٹی، میز، ڈی فریزر، متفرق سامان بجلی سکریپ، لوہا، پرانے دروازے، کھڑکیاں لکڑی، متفرق سامان پلاسٹک،

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

سٹی پبلک سکول
دارالصدر جنوبی ربوہ
سابقہ الصادق بوائز
محکمہ تعلیم اور فیصل آباد بورڈ سے منظور شدہ
سائنس اور کمپیوٹر لیب اور لائبریری
ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی
بچوں اور والدین سے مشاورت اور رابطہ
میل اور فی میل اساتذہ کی ضرورت ہے
کلاس ششم تا نہم داخلہ جاری ہے
رابطہ: پرنسپل 047-6214399,6211499

FR-10

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
فون دکان 6216216
047-6211971

مکان برائے فوری فروخت
ایک مکان واقع دارالفتوح غربی گلی نمبر 11 نزد بیت الاحد برقبہ 10 مرلے۔ 5 مرلے کورڈ ایریا 5 مرلے گارڈن 4 کمرے 1 کچن 2 اٹیچ باتھ سوئی گیس ٹیلی فون بجلی اور پانی کی سہولت سے آراستہ
برائے رابطہ: طاہر احمد محمود دارالفتوح غربی ربوہ
فون نمبر: 03336706026

ایک نام
مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962